روزنامہ **الفضل** ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

فون: ۴۴۹

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۱۰۸ | سوموار ۴ ذی الحجہ - ۱۴۱۴ھ '۱۶- ہجرت ۱۳۷۳ ہش' ۱۶- مئی ۱۹۹۴ء

بنگلہ دیش کے طوفان سے متاثرین کی امداد کریں

حضرت امام جماعت احمدیہ کی احباب جماعت کو ہدایت

لندن: ۴- مئی- سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے بنگلہ دیش میں کاکسز بازار کے علاقہ میں شدید طوفان پر دکھ کا اظہار کرتے ہوئے احباب جماعت احمدیہ کو مصیبت زدہ افراد کی مدد کے لئے تحریک کی ہے۔ خصوصاً چٹاگانگ کی جماعت کو ہدایت فرمائی ہے کہ مصیبت زدگان کی مدد کے لئے کام کریں۔ حضرت صاحب نے احمدیہ ٹیلی ویژن پر اپنے روزانہ کے لائیو پروگرام "ملاقات" میں فرمایا کہ ہم جماعتی طور پر بھی مشکل میں گھرے ہوئے ان بنگالہ دیشی بھائیوں کی مدد کریں گے۔

سب دنیا کی جماعتوں کو حضرت امام جماعت احمدیہ نے خصوصی دعاؤں کی تحریک فرمائی۔ نیز فرمایا کہ میں کوئی تحریک نہیں کر رہا' ہم جماعتی طور پر ان مصیبت زدگان کی ضرور مدد کریں گے' تاہم دلی محبت سے اگر کوئی فرد یا جماعت کچھ پیش کرنا چاہے تو وہ پیش کرسکتے ہیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ دوسرے علاقوں کے خدام بھی طوفان زدہ علاقوں میں جائیں۔ ایسی جگہوں پر لوگ بہت مشکلات میں گھرے ہوئے ہوتے ہیں۔

ہیضے کا علاج حضرت صاحب نے فرمایا جو لوگ امداد کے لئے وہاں جائیں وہ اپنے ساتھ ضروری ہومیوپیتھک ادویہ بھی لے کر جائیں جن ادویہ اور ان کے خواص کا ذکر حضرت امام جماعت احمدیہ نے فرمایا وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

۱- سلفر ۲۰۰ SULPHUR ہیضے کے آغاز میں دی جاسکتی ہے۔

۲- کیمفر ۳۰ CAMPHORA ہیضے کی ابتدائی علامات ظاہر ہوں۔ ذرا سی متلی ہو تو کیمفر دیں۔

۳- ایکونائیٹ۔ مختلف بیماریوں میں ابتدائی طور پر اچھا اثر دکھانے والی دوا ہے۔

۴- ویریٹرم ایلبم ۳۰ VERATRUM ALBUM مریض ہیضے سے بے حال ہو جائے۔ بار بار قے ہو۔ اسہال آئیں۔ ہاتھ پاؤں مڑیں۔

۵- کیوپرم CUPRUM - اس میں اسہال کم۔ قے کم مگر تشنجی علامات زیادہ ہوتی ہیں۔ انگلیوں میں بل پڑتے ہیں۔ ہیضے کی علامات کی تفاصیل میں جائے بغیر کیوپرم دے دیں۔

۶- آرسنک ARSENIC

۷- کاربو ویج CARBO VEG مریض

باقی صفحہ ۷ پر

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ خلوت کو بہت پسند فرماتے تھے۔ اس بارہ میں فرمایا۔

"اگر خدا تعالیٰ مجھے اختیار دے کہ خلوت اور جلوت میں سے تو کس کو پسند کرتا ہے' تو اس پاک ذات کی قسم ہے کہ میں خلوت کو اختیار کروں۔ مجھے تو کشاں کشاں میدان عالم میں اسی نے نکالا ہے' جو لذت مجھے خلوت میں آتی ہے۔ اس سے بجز خدا تعالیٰ کے کون واقف ہے۔ میں قریب ۲۵ سال تک خلوت میں بیٹھا رہا ہوں اور کبھی ایک لحظہ کے لئے بھی نہیں چاہا کہ دربار شہرت میں کرسی پر بیٹھوں۔ مجھے طبعاً اس سے کراہت ہے کہ لوگوں میں مل کر بیٹھوں' مگر امر آمر سے مجبور ہوں۔ فرمایا: میں جو باہر بیٹھتا ہوں یا سیر کرنے جاتا ہوں اور لوگوں سے بات چیت کرتا ہوں یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے امر کی تعمیل کی بناء پر ہے"۔

(ملفوظات جلد اول ص ۳۱۰-۳۱۱)

گناہوں کی معافی مانگنا اور انابت الی اللہ ہر حالت میں ضروری ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

ایک دوست کے متعلق مجھے بتایا گیا ہے کہ انہوں نے کہا ہماری جماعت پر جو آج کل مشکلات آ رہی ہیں یہ ہماری بعض غلطیوں کی سزا ہے جو ہمیں خدا تعالیٰ کی طرف سے مل رہی ہے۔ اور اس کا علاج صرف یہ ہے کہ توبہ (اور بخشش) اور دعائیں کی جائیں۔ میں اس امر میں تو ان سے بالکل متفق ہوں کہ ان مشکلات کا علاج توبہ (گناہوں سے معافی مانگنا) اور دعا ہے اور میں کئی بار پہلے یہ کہہ بھی چکا ہوں مگر (گناہوں کی معافی مانگنا) اور انابت الی اللہ عذاب کی دوری کے لئے ہی ضروری نہیں ہوتا بلکہ ہر حالت میں ضروری ہوتا ہے۔

پس جب میں اپنی جماعت سے یہ کہتا ہوں کہ وہ (بخشش طلب کرے) اور دعاؤں پر زور دے تو اس کے ہرگز یہ معنی نہیں ہوتے کہ ہماری جماعت کسی عذاب میں گرفتار ہے اور اس کے ازالہ کے لئے اسے دعائیں کرنی چاہئیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری جماعت اس وقت ایک ایسے مقام پر کھڑی ہے کہ گو اس کے بعض افراد سے غلطی بھی ہو سکتی ہے مگر بحیثیت مجموعی وہ خدا کے عذاب کی نہیں بلکہ اس کی رحمت کی مستحق ہے۔ میں وہ شخص ہوں جس نے اپنی جماعت کی غلطیاں بیان کرنے سے کبھی دریغ نہیں کیا۔ ہر وہ شخص جو میرے خطبات پڑھنے کا عادی ہے میرے اس قول کی سچائی کی شہادت دے سکتا ہے کہ میں نے ہمیشہ کھلے الفاظ میں جماعت کو اس کی غلطیوں پر تنبیہہ کی اور ایسے کھلے الفاظ میں اسے ڈانٹا کہ دشمنوں نے میرے اس قسم کے الفاظ سے بعض دفعہ ناجائز فائدہ اٹھانا چاہا۔ پس میں ان لوگوں میں سے ہرگز نہیں جنہیں اپنے لوگوں کی ہمیشہ خوبیاں نظر آتی ہیں اور عیب دیکھنے سے ان کی آنکھ بند ہوتی ہے۔ جیسا کہ مثل مشہور ہے کہ کسی بادشاہ نے ایک دفعہ ایک حبشی کو ٹوپی دیکر کہا کہ سب سے زیادہ خوبصورت بچہ جو تمہیں نظر آئے اس کے سر پر رکھ دو۔ اس نے ٹوپی اٹھائی اور اپنے کالے کلوٹے بچہ کے سر پر جس کی ناک بہتی تھی جا کر ٹوپی رکھ دی' بادشاہ نے پوچھا یہ کیا کیا۔ تو وہ کہنے لگا بادشاہ سلامت میری آنکھوں میں تو یہی بچہ سب سے زیادہ خوبصورت ہے۔

(از خطبہ ۸ فروری ۱۹۳۵ء)

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ- پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت دو روپیہ

۱۶- ہجرت ۱۳۷۳ ہش   ۱۶- مئی ۱۹۹۴ء

زبان کا زیان

زبان کے متعلق یہ بھی کہا جاتا ہے کہ زبان کا کیا ہے زبان سے کہی ہوئی بات تو ہوا میں اڑ جاتی ہے- اور زبان کے متعلق یہ بھی کہا جاتا ہے کہ زبان کا لگایا ہوا زخم تلوار کے زخم سے بھی گہرا ہوتا ہے اور تلوار کا زخم تو بھر جاتا ہے لیکن زبان کا زخم نہیں بھرتا- اس لئے کہ وہ بات جس کا زخم لگا ہوتا ہے وہ یاد رہتی ہے اور جب جب یاد آتی ہے زخم رسنے لگتا ہے-

گفتار اور کردار کا مقابلہ بھی کرتے ہیں کہتے ہیں کہ گفتار کے غازی سے کردار کا غازی بہتر ہے- گفتار تو صرف باتیں کر چھوڑنے کا نام ہے اور کردار کام کر کے دکھانے کا نام ہے-

لیکن زبان کا ایک اور پہلو بھی ہے اور وہ سب سے زیادہ اہم ہے اس پہلو کے متعلق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہمارے دل کی تمام اچھی اچھی دعائیں ان کے لئے ہیں) کا یہ ارشاد ملاحظہ کیجئے-

"حرام خوری اس قدر نقصان نہیں پہنچاتی جیسے قولِ زُور اس سے کوئی یہ نہ سمجھ بیٹھے کہ حرام خوری اچھی چیز ہے- یہ سخت غلطی ہے اگر کوئی ایسا سمجھے- میرا مطلب یہ ہے کہ ایک شخص جو اضطراراً سور کھالے تو یہ امر دیگر ہے لیکن اگر وہ اپنی زبان سے خنزیر کا فتویٰ دے دے تو وہ (دین) سے دور نکل جاتا ہے- اللہ تعالیٰ کے حرام کو حلال ٹھہراتا ہے- غرض اس سے معلوم ہوا کہ زبان کا زیان خطرناک ہے اس لئے متقی اپنی زبان کو بہت ہی قابو میں رکھتا ہے اس کے منہ سے کوئی ایسی بات نہیں نکلتی جو تقویٰ کے خلاف ہو پس تم زبان پر حکومت کرو نہ کہ زبانیں تم پر حکومت کریں اور اناپ شناپ بولتے رہو"-

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا یہ ارشاد ہمارے لئے ایک ایسی مشعل راہ ہے کہ اس کی روشنی میں ہمارا ہر قدم ٹھیک اور درست پڑے گا- اس کے ذرا ایک طرف ہوئے تو اندھیرا ہی اندھیرا ہو گا- ہمیں بات کرتے وقت ہمیشہ محتاط رہنا چاہئے- کوئی ایسی بات نہ ہو جو ہمیں- یعنی اپنی ذات کو نقصان پہنچائے- کوئی ایسی بات نہ ہو جو کسی اور شخص کو نقصان پہنچائے اور کوئی ایسی بات نہ ہو جو دوسرے لوگوں کو بے راہ روی پر آمادہ کرے اور انہیں صحیح راستہ سے بھٹکا دے-

متقی کے لئے یہ بہت ضروری ہے کہ وہ بات کرے تو خدا سے ڈرے بھی- اور جو بات کرے وہ اس کی محبت میں کرے- اس کی خدا سے محبت اسے انسانوں سے محبت پر مجبور کرے گی اور اس طرح وہ ایسی ہی بات کرے گا جو انسانوں سے محبت کے نتیجہ میں ہو گی اور ان کے لئے مفید ہو گی-

حضرت صاحب کا یہ ارشاد کہ زبان کا زیان خطرناک ہے ہمیشہ ہمارے پیش نظر رہنا چاہئے اور اس سے بچنا چاہئے-

تم منصور و مبشر بن کے کاٹو دن اور رات
پیار و محبت سے سمجھاؤ سب کو اپنی بات
سب بھائی بہنوں کی خدمت کا شیوہ اپناؤ
سب سے مل کر سب سے پوچھو کیسے ہیں حالات

ا- منصور احمد مبشر   ابوالاقبال

سیکھتے رہیے

زندگی بھر سیکھتے رہنے کا بن جائے مزاج
عقل کی ہو راجدھانی عِلم کا ہو اس پہ راج

جو جہاں دیکھیں اسے اپنے لئے سمجھیں سبق
فخر سے اونچا رہے سَر اپنا ہو عزت کا تاج

علم ہے فتحِ نمایاں' مملکت در مملکت
اور لاعلمی سے دُنیا بھر میں لیتا ہے خراج

سیکھنے کے واسطے ہر وقت ہے موزوں ترین
ہے یہ وہ میدان جس میں کوئی کل ہے اور نہ آج

آپ اپنے دوستوں میں ہوں کہ ہوں اغیار میں
کوئی موضوعِ سخن ہو علم رکھ لیتا ہے لاج

آپ اپنا وقت بھی دیں کچھ سکھانے کے لئے
سیکھنے والے کریں گے آپ کے کچھ کام کاج

علم کی دولت تو ہر دولت سے بڑھ کر ہے نسیم
جس کا دامن اس سے پُر ہے اس کو ہے کیا احتیاج

آنکھوں کی ٹھنڈک

واقفین زندگی کی اشد ضرورت ہے

○ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے خطبہ جمعہ ۳- اپریل ۸۷ء میں فرماتے ہیں-

"دوست یاد رکھیں کہ وقف زندگی دراصل سنت انبیاء ہے- انبیاء کے بچوں سے زیادہ دنیا میں اور کوئی معزز نہیں ہو سکتا- چنانچہ انہوں نے اپنے بچے اس عاجزی سے وقف کئے ہیں- اسی طرح گریہ زاری کے ساتھ دعائیں کرتے ہوئے اور روتے ہوئے وقف کئے ہیں کہ انسان ان کو دیکھ کر حیران رہ جاتا ہے-

احمدیت کی اگلی صدی میں واقفین زندگی کی اشد ضرورت ہے- جماعت کے ہر طبقہ سے بلکھو کھا کی تعداد میں واقفین زندگی آنے چاہئیں جن کو دراصل ہم خدا کے حضور اس نیت کے ساتھ تحفہ کے طور پر پیش کر رہے ہوں کہ ان کی صلاحیتوں سے بعد ازاں اگلی صدی کے لوگوں نے فائدہ اٹھانا ہے-

تو یہ ایک تحفہ ہے جو ہم نے اگلی صدی کو دینا ہے- اس لئے جن کو بھی توفیق ملے وہ اس تحفے کے لئے تیار ہو جائیں-"

جن والدین کو اللہ تعالیٰ نے اولاد کی نعمت سے نوازا ہے ان سے درخواست ہے کہ وہ حضرت صاحب کے ارشاد کے تحت اپنے بچے وقف کے لئے پیش کریں نیز جن والدین کے وقف زندگی بچوں نے اس سال میٹرک کا امتحان دینا ہے وہ بھی جلد اطلاع دیں تا کہ ان کے بچوں سے براہ راست خط و کتابت بھی کی جائے-

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

سیدہ نسیم سعید

حضرت نوح علیہ السلام

سیدہ نسیم سعید صاحبہ اپنی کتاب حضرت نوح علیہ السلام کی کہانی میں کہتی ہیں۔

حضرت آدم علیہ السلام کے ۹۰۰ سال بعد کا ذکر ہے کہ ملک عراق کے ایک پہاڑی علاقے میں عربوں کی ایک قوم رہتی تھی جو حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت ادریس علیہ السلام کو ماننے والی تھی۔ لیکن وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ وہ حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت ادریس علیہ السلام کی تعلیمات بھول گئے ان کی جہالت کا اندازہ اس بات سے کرو کہ چاند' سورج' ستارے اور اتنی بڑی دنیا اور کائنات پیدا کرنے والے خدا کو اول تو مانتے ہی نہیں تھے اور کچھ لوگ مانتے بھی تھے تو دوسری طاقتوں کو بھی خدا کی خدائی میں شریک کر لیتے تھے۔ اپنے فوت شدہ بزرگوں کے بڑے بڑے بت بناتے اور ان کی پوجا کرتے۔ سوچنے کی بات ہے کہ کبھی وہ بھی خدا ہو سکتا ہے جس کو انسان اپنے ہاتھ سے بنائے۔ بھلا وہ مٹی پتھر اور لکڑی کے بت انسان کو کیا دے سکتے ہیں۔ اور کیا چھین سکتے ہیں جو خود بھی حرکت نہ کر سکیں لیکن ان جاہل لوگوں کو جب کسی چیز کی ضرورت پڑتی تو اپنے بتوں سے جا کر مانگتے اور اگر اتفاق سے ان کی مراد پوری ہو جاتی تو سمجھتے کہ ان کے بتوں نے ان کی دعا سن لی۔ حالانکہ سب کی مرادیں تو اللہ میاں پوری کرتا ہے جو ہر مذہب اور قوم کے لوگوں کا رب ہے۔

یہ قوم جب اللہ میاں کے ساتھ بہت شرک کرنے لگی اور بری بری باتیں اور برے برے کام کرتے ہوئے حد سے زیادہ گناہ کرنے لگی تو اللہ میاں نے اس قوم ہی میں سے اپنے ایک پیارے بندے کو ان لوگوں کی ہدایت کے لئے نبی بنا کر بھیجا اس نبی کا نام حضرت نوح علیہ السلام تھا۔ تمام لوگ آپؑ کی شرافت اخلاق اور نیکی کی وجہ سے آپؑ کی عزت کرتے تھے۔ حضرت نوح علیہ السلام کو اپنی قوم کی حالت دیکھ کر بہت افسوس ہوتا اور آپ ان کے لئے دعائیں کرتے اور بہت پیار و محبت سے ان کو سمجھاتے کہ میرے بھائیو اللہ میاں ایک ہے اس نے ہی ہم سب کو پیدا کیا۔ وہی سب کو کھانا دیتا ہے کپڑے دیتا ہے ماں باپ بہن بھائی سب اسی نے دیئے۔ اس لئے ضروری ہے کہ اس کی عبادت کرو۔ اگر تم اس کی عبادت نہیں کرو گے تو وہ تم کو سخت سزا اور عذاب دے گا۔

حضرت نوح کی قوم کے بڑے بڑے سردار آپؑ کی باتیں سن کر کہتے کہ ہم تو تجھے بہت اچھا سمجھتے تھے اور تیری عزت کرتے تھے لیکن تو تو ہمارے بتوں سے نفرت کرتا ہے انہیں برا اور خراب کہتا ہے۔ تو تو خود غلط راستے پر چل رہا ہے۔ تو ہم کو نصیحت کرتا ہے؟ تجھے کس نے کہا ہے کہ ہمارے دین میں دخل دے؟ پہلے تو اپنی اصلاح کر پھر ہماری فکر کرنا۔ حضرت نوحؑ نے انہیں جواب دیا کہ مجھے اللہ میاں نے تمہاری اصلاح کے لئے رسول بنا کر تمہارے پاس بھیجا ہے۔ اور اللہ میاں نے مجھے بڑے بڑے راز کی باتیں بتائی ہیں جو تمہیں نہیں معلوم اس لئے میری بات مانو اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ تم اسی سے ڈرو۔

یہ سن کر ان کی قوم ان کا مذاق اڑاتی اور قوم کے سردار غصے سے لال پیلے ہو کر کہتے کہ اے لوگو تم اس کے دھوکے میں نہ آنا۔ یہ تو ہماری طرح کا انسان ہے۔ یہ بھلا رسول اور نبی کیسے ہو سکتا ہے۔ اگر اللہ میاں نے رسول بھیجنا تھا تو وہ اپنا کوئی فرشتہ بھیجتا تاکہ ہمیں یقین بھی آتا۔ ہم نے ایسا کوئی واقعہ اپنے باپ دادوں سے نہیں سنا اگر کسی انسان کو ہی اس نے رسول بنانا تھا تو کسی بڑے امیر اور جاگیردار کو رسول بناتا جس کے پاس مال و دولت کے انبار ہوتے یا جو نہایت طاقت ور پہلوان ہوتا۔ اے نوحؑ تجھ میں آخر کون سی خوبی ہے جو ہم تجھ پر ایمان لائیں۔ کیا تو ہم سے زیادہ رزق والا' زیادہ مال والا' یا زیادہ طاقت والا ہے۔ جو ہم تجھے سب سے اچھا سمجھیں۔ اور تیری باتیں مانیں۔ ہمیں تو یقین ہے کہ تو جھوٹا اور فریبی ہے۔ نبیوں کے دشمن ہمیشہ یہی اعتراض کرتے ہیں کہ تو بھی تو ہماری طرح کا ایک انسان ہے ہم کیسے یقین کریں کہ خدا نے تجھے بہت علم اور طاقتیں دی ہیں۔ اگر تیرے پاس کوئی چھپی ہوئی طاقتیں ہیں تو تیری شکل بالکل ہماری جیسی کیوں ہے جیسے ہندو اپنی دیوی دیوتاؤں کے کئی کئی سر اور ہاتھ تصور کرتے ہیں اسی طرح یہ بھی سوچتے تھے کہ نبی عام انسانوں سے فرق شکل و صورت کا ہونا چاہئے۔

حضرت نوح علیہ السلام جب بھی لوگوں کے پاس سے گزرتے انہیں پیار و محبت سے نصیحت ضرور کرتے۔ اور وہ لوگ اتنے خراب تھے کہ ہمیشہ ہی ان کا مذاق اڑاتے اور فضول فضول باتیں کرتے۔ کچھ غریب لوگوں پر حضرت نوحؑ کی نصیحتوں کا اثر ہو گیا اور وہ آپ پر ایمان لے آئے۔ اب تو کافروں کو ہنسنے کا اور موقعہ مل گیا کہنے لگے ذرا دیکھو اس پر ایمان بھی کون لائے ہیں جو ہماری قوم کے غریب ذلیل بے وقوف اور جاہل لوگ ہیں۔ وہ بغیر سوچے سمجھے نوحؑ کی باتوں میں آ گئے ہیں۔ نوحؑ صرف ان پر ہی اپنی بڑائی ثابت کر سکا ہے۔ کبھی حضرت نوح علیہ السلام کو مومنین کے خلاف بھکانے کی کوشش کرتے ہوئے آپ سے کہتے کہ اے نوحؑ یہ لوگ جو تجھ پر ایمان لائے ہیں یہ سب دکھاوے اور مکر و فریب کا ایمان لائے ہیں۔ ان کو اپنے پاس سے بھگا دے۔ یہ بہت گندے ہیں۔ ہمیں ان سے گھن آتی ہے اس لئے ہم تیرے پاس نہیں آ سکتے۔ اور ہاں تو ان کے مکر و فریب سے ہوشیار رہ۔ حضرت نوحؑ جواب دیتے کہ میں ان کو کون سا سونا چاندی دے رہا ہوں جس کو لینے کے لئے یہ لوگ جھوٹ موٹ ایمان لے آئے ہیں۔ بلکہ ایمان لانے والوں کو تو خود اللہ تعالیٰ کے راستے میں سونا چاندی روپیہ پیسہ خرچ کرنا پڑتا ہے۔ انہیں عیش و آرام کی جگہ دکھ اور تکلیفیں اٹھانی پڑتی ہیں۔ اپنے پرائے سب دشمن ہو جاتے ہیں۔ پھر تم کیسے کہتے ہو کہ یہ ایمان والے دھوکے باز اور فریبی ہیں۔ تم ان کو بیوقوف جاہل' ذلیل' غریب اور بے کس کہتے ہو میں تو تمہارے متعلق سوچتا ہوں کہ تم لوگ جاہل اور بے وقوف ہو۔ عقل مند انسان تو نیکی اور حکمت کی بات کو فوراً مان لیتے ہیں۔ ان کو خدا نے اتنی اعلیٰ سمجھ اور عقل دی ہے کہ خدا تعالیٰ کے نبی کو پہچان لیں تم اپنی فکر کرو۔ تم کہتے ہو یہ غریب اور ذلیل ہیں تمہیں کیا معلوم کہ اپنے ایمان کی وجہ سے خدا تعالیٰ اور میری نگاہ میں کتنی عزت والے ہیں۔ بظاہر یہ غریب ہیں لیکن خدا تعالیٰ کے خزانے انعام اور اکرام سب انہی لوگوں کے لئے ہیں۔ تم کہتے ہو یہ گندے ہیں اور پھٹے پرانے کپڑوں والے ہیں کیا تمہیں نہیں معلوم اصلی گندہ وہ ہوتا ہے جس کا دل گندہ ہو۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کے ہاں پیارے اور پاک و صاف دل کے سمجھے جاتے ہیں۔ فکر تم اپنی کرو۔ کہ عقل مند ہونے کے باوجود بے وقوف ہو۔ امیر ہونے کے باوجود ایمان کی دولت نہ ہونے کی وجہ سے غریب ہو۔ بظاہر عزت والے ہوتے ہوئے میرے انکار کی وجہ سے خدا کے یہاں ذلیل سمجھے جاتے ہو سوچو تو سہی اگر یہ ثابت ہو جائے کہ میں اپنے دعویٰ میں سچا ہوں اور اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت کے کھلے کھلے نشان مجھے ملے ہوئے ہیں تو شاید تم کو معلوم نہیں انکار کی وجہ سے تمہارا کیا انجام ہوگا۔ تم پر خدا کا زبردست عذاب آ جائے گا۔

مختصر تاریخ

مکرم شیخ خورشید احمد صاحب اپنی تصنیف احمدی بچوں کے لئے جماعت احمدیہ کی مختصر تاریخ میں مزید لکھتے ہیں:-

پادری مارٹن کلارک کی طرف سے اقدام قتل کا جو مقدمہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ پر کیا گیا اس میں حضرت صاحب نے ہر حالت میں سچ بولنے کی ایک ایسی مثال قائم کی جسے احمدی بچوں کو ہمیشہ مدنظر رکھنا چاہئے۔

ہوا یہ کہ حضرت صاحب نے اس مقدمہ میں پیروی کرنے کے لئے ایک غیر از جماعت وکیل مولوی فضل دین صاحب کو بھی مقرر کیا ہوا تھا۔ انہوں نے ایک موقعہ پر عدالت میں پیش کرنے کے لئے حضرت صاحب کی طرف سے ایک قانونی بیان تجویز کیا جس میں کچھ باتیں خلاف واقعہ بھی شامل تھیں۔ جب یہ بیان انہوں نے حضرت صاحب کی خدمت میں پیش کیا تو آپ نے فرمایا اس میں تو جھوٹ شامل ہے۔ میں کبھی ایسا بیان دینے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ جس میں جھوٹ کا بھی حصہ ہو اس غیر از جماعت وکیل نے کہا کہ اگر آپ ایسا بیان نہ دیں گے تو آپ جان بوجھ کر اپنے آپ کو مصیبت میں ڈال لیں گے۔ آپ پر قتل کا مقدمہ ہے اس سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ آپ ایسا بیان دیں۔ اس پر حضرت صاحب نے فرمایا میں کبھی ایسا بیان نہیں دوں گا۔ جو واقعات کے خلاف ہو۔ بھلا میں اپنے آپ کو بچانے کی خاطر اپنے خدا کو کیوں ناراض کروں۔ میں ایسے جھوٹے بیانوں پر بھروسہ نہیں رکھتا۔ میرا بھروسہ تو اپنے خدا پر ہے۔ اور مجھے یقین ہے کہ میرا خدا مجھے ضرور بچائے گا۔

اس غیر از جماعت وکیل نے بعد میں بیان کیا کہ میں حضرت صاحب کی اس جرأت پر

باقی صفحہ ۷ پر

میاں محمد ابراہیم

کرکٹ

مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب لکھتے ہیں: مجھے مشاورت کے ایام میں متعدد دوست ملے جنہوں نے مجھ سے اس خواہش کا اظہار کیا کہ میں یہ کالم دوبارہ شروع کروں۔ کرکٹ کے عنوان سے میں نے متعدد نوٹ لکھے ہیں۔ جو الفضل میں شائع بھی ہوئے۔ چونکہ مجھے کرکٹ سے بہت لگاؤ ہے۔ اور میں پاکستان کے ان کھلاڑیوں میں شمار ہوتا ہوں جنہیں تقسیم ہند سے قبل اس زمانہ کے معروف کھلاڑیوں ڈاکٹر جہانگیر خاں اور شیخ محمد نثار صاحب (وفات یافتہ) کا ہم پلہ ہونے کا شرف حاصل ہے۔ یہاں تک کہ جب ہم نے خالصہ کالج امرتسر کے ساتھ پنجاب یونیورسٹی (اور اس زمانہ میں پنجاب بھر میں ایک ہی یونیورسٹی ہوا کرتی تھی) میں چند وکٹوں پر ایک ایسا میچ ہار گئے جو ہمیں جیت لینا چاہئے تھا۔ تو خالصہ کالج امرتسر کے پروفیسر انچارج این سی دارووالہ نے کالج میگزین (دربار) میں لکھا کہ ہمارا جموں کالج سے جیت جانا ایک معجزہ سے کم نہ تھا۔ کیونکہ جموں کالج کی باؤلنگ اور فیلڈنگ بہت عمدہ تھی (اور خاکسار جو جموں کالج کا کپتان تھا۔ شیخ نثار کے ساتھ باؤلنگ کی ایک ایسی جوڑی بنالیتا تھا۔ جس کا مقابلہ کرنا آسان نہ تھا)۔ جموں کالج سے گریجوایشن کرنے کے بعد میں سنٹرل ٹریننگ کالج لاہور گیا۔ جس کو آج کل شاید کالج آف ایجوکیشن کہا جاتا ہے تو وہاں کے انگریز پرنسپل مسٹر پارکنسن کی حوصلہ افزائی سے جو کرکٹ کا میری طرح رسیا تھا۔ لاہور کی کلبوں اور تفریحی اداروں سے دوستانہ مراسم ہو گئے۔ اور میرا شمار پنجاب بھر کے بہترین باؤلرز میں ہونے لگا۔ حتیٰ کہ ایک دوستانہ میچ پر تبصرہ کرتے ہوئے۔ اس وقت کے کرکٹ رپورٹر جو بعد میں لاہور ہائیکورٹ کے چیف جسٹس ہوئے مسٹر کارنیلیس نے سول اینڈ ملٹری گزٹ میں ایک میچ پر میری باؤلنگ کے متعلق لکھا کہ "ابراہیم نے بہت عمدہ باؤلنگ کی۔ اس کی باؤلنگ کا جو تجزیہ اخبار میں چھپا ہے۔ اس کی نسبت بہت عمدہ۔ اور ایک میچ میں جو ہم نے گورنمنٹ کالج لاہور سے کھیلا۔ سید فدا حسن اس زمانہ میں متذکرہ کالج کے کپتان تھے۔ میں نے پہلا بال ہی پھینکا تو انہوں نے حیرانگی سے کہا کہ ہیں۔ اس قدر عمدہ باؤلنگ اور اگلے سال جب ہم نے ریلوے کلب لاہور سے میچ کھیلا۔ جس کے لالہ امرناتھ (جو تقسیم ہند کے بعد بھارت کی ٹیم کے پہلے کپتان ہوئے) اور امیر الٰہی نامور کھلاڑی تھے۔ امرناتھ آؤٹ ہو گئے۔ تو ایمپائر بن کر۔ جس طرف سے میں باؤلنگ کر رہا تھا۔ آ کھڑے ہوئے۔ اور اس کی وجہ یہ بیان کی کہ میں ابراہیم کی باؤلنگ قریب سے دیکھنے کے لئے ایمپائری کر رہا ہوں۔ اپنی کرکٹ کا ریکارڈ محفوظ کرنے کے خیال سے نہیں۔ بلکہ محض پرانے واقعات کا تذکرہ کرنے کی نسبت سے میں یہ نوٹ موجودہ نسل کے نوجوان کھلاڑیوں کو کرکٹ کے میدان میں بڑھتے رہنے کی تلقین کرنے کے لئے لکھ رہا ہوں۔ کرکٹ سے ایک دفعہ تعلق پیدا ہو جائے۔ تو آخری وقت تک قائم رہتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ۱۹۲۹ء سے آج تک میں تقریباً دس سال تو خود کرکٹ کھیلتا رہا ہوں۔ اور اس کے بعد یا کرکٹ پڑھتا رہا ہوں۔ یا دیکھتا رہا ہوں۔ اور پاکستان کے کھلاڑیوں کے حسن و قبح کو جانتا ہوں۔

درمیانی عرصہ کے کرکٹ کے کھلاڑیوں سے صرف نظر کر کے۔ آج کل کے کھلاڑیوں کو مد نظر رکھ کے یہ کہنے میں مجھے باک نہیں کہ پاکستان میں ملکی سطح پر کرکٹ میں سیاست آگئی ہے۔ منتظمین کی یا تو کھلاڑیوں پر گرفت مضبوط نہیں رہی۔ یا کھلاڑی اتنے قد آور ہو گئے ہیں کہ چاہے ان کی کھیل کا معیار معیاری نہ رہا ہو۔ اور منتظمین کے نزدیک ان کی پاکستان سائڈ میں جگہ نہ بنتی ہو۔ وہ میدان سے ہٹنے کو تیار نہیں ہوتے۔ جاوید میاں داد کی مثال ہمارے سامنے ہے۔ یہ درست ہے پاکستانی کرکٹ اونچا کرنے میں ان کا خاصہ ہاتھ ہے۔ وہ نیوزی لینڈ کے سر ہیڈلی۔ ویوین رچرڈ۔ اور آسٹریلیا کے بارڈر کے ہم پلہ ہیں۔ ہندوستان کے گواسکر سمیت اور دنیا میں رنز بنانے کے اعتبار سے دنیا بھر میں تیسرے نمبر پر۔ اور اگر انہیں مزید موقع مل جائے تو وہ اپنے کیریئر کا دس ہزار سکور بنا سکتے ہیں۔ لیکن یہاں تک پہنچنے کے لئے ابھی انہیں خاصا وقت درکار ہے۔ اور ان کی موجودہ فارم اس بات کی ضمانت نہیں دیتی کہ وہ یہ ٹارگٹ حاصل کر لیں گے۔ انہیں شکایت ہے کہ منتظمین انہیں ٹیم سے باہر رکھنے کا تہیہ کئے ہوئے ہیں۔ حالانکہ ہمسایہ ملک بھارت اپنے ابھرتے کھلاڑیوں کو اپنے اہداف پورا کرنے کے مواقع فراہم کرتا ہے۔ کپل دیو دنیا میں سب سے زیادہ وکٹیں لینے والوں میں سے "ٹاپ" پر آ رہا تھا۔ بھارت نے اسے ہر سہولت دی کہ وہ اپنی ہی رفتار سے بین الاقوامی مقابلوں میں شامل ہوتا رہے۔ چاہے بعض موقعوں پر اس کی کارکردگی معیاری نہ بھی ہو۔ میاں داد کو یہ شکایت ہے کہ منتظمین حیلوں بہانوں سے اس کا کیریئر ختم کر رہے ہیں۔ منتظمین کو ایک دقت بھی ہے۔ اور وہ یہ کہ جاوید میاں داد کی کارکردگی سرعت سے بروئے تنزل ہے۔ ان کی خود اعتمادی مجروح ہو چکی ہے۔ وہ روایتی یک جہتی سے کھیل نہیں سکتے۔ اور یہ تو خاکسار راقم الحروف نے بھی نوٹ کیا ہے کہ متذکرہ عظیم کھلاڑی کے لئے اپنی اننگز کے پہلے چند بال اعتماد سے کھیلنا ان کے لئے جوئے شیر لانے کے مترادف ہو گیا ہے۔ ان کے پہلے دو تین بال بیٹ کی بجائے "پیڈ" کو لگتے ہیں اور ان کے L.b.w ہونے کا خطرہ لاحق رہتا ہے۔ اگر میاں داد برا نہ مانیں تو میں کہہ دوں کہ ہر کھلاڑی ایک نہ ایک دن کھیل سے ریٹائر ہوتا ہی ہے۔ میاں داد نے کافی کھیل لیا۔ اب انہیں نوشتہ دیوار پڑھنا چاہئے۔ اور وقار سے انٹرنیشنل کرکٹ کو از خود خیرباد کہہ دینا چاہئے۔ اگر ملک کے خداوندان کرکٹ کی اکثریت ان کے ٹیم میں شامل کئے جانے کے خلاف ہے تو انہیں عزت اور وقار کے ساتھ اس میدان کو چھوڑنا چاہئے۔ عزت نفس کا تو تقاضا ہے کہ وہ اس مسئلہ کو از خود حل کر دیں۔ بجائے اس کے قوم کا ایک حصہ ان کے حق میں دوسرا ان کے خلاف۔ ظاہراً" نہیں تو باطناً" نبرد آزمائی کرتا رہے۔ آج کی خبر ہے کہ وزیر اعظم ان کے معاملہ میں دلچسپی لے رہی ہیں اور چاہتی ہیں کہ وہ انٹرنیشنل کرکٹ سے ریٹائر نہ ہوں۔ خاکسار کا یہ بھی خیال ہے کہ ہر ملک میں بڑے کھلاڑیوں کا ریٹائر ہونا ملکی مسئلہ بن جاتا ہے ویوین رچرڈ (ویسٹ انڈیز) ریٹائر ہونا نہ چاہتے تھے۔ لیکن کارپردازوں نے انہیں چلتا کیا۔ اور ان کے سارے کے سارے منصوبے دھرے کے دھرے رہ گئے۔ میاں داد کی شخصیت۔ اس کی کھیل کی صلاحیت اور اس کا گزشتہ ریکارڈ اس امر کے یقیناً مقتضی ہیں کہ انہیں ٹیم میں شامل رکھا جائے۔ لیکن قدرت کا یہ قانون کہ انسان کے قویٰ آہستہ آہستہ وقت کے گزرنے کے ساتھ ساتھ مضمحل ہوتے جاتے ہیں۔ نیز انسان کو اس حقیقت کو سمجھنا چاہئے کہ میں جو کچھ ہوں اور جو کچھ کر سکتا ہوں اس کے متعلق آخری فیصلہ متعلقہ شخص نہیں بلکہ اسے دیکھنے سمجھنے والے کیا کرتے ہیں۔

پاک ایران منشیات کا مسئلہ

ایران اور پاکستان مل کر اپنی سرحدوں پر منشیات کی نقل و حمل پر قابو پائیں گے۔ اس سلسلے میں ٹیکنیکل مدد اور مالی مدد اقوام متحدہ فراہم کرے گی۔ اس ضمن میں ایران اور پاکستان کے وزرائے داخلہ کے علاوہ اقوام متحدہ کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر برائے یو این انٹرنیشنل ڈرگ کنٹرول پروگرام نے ایک سمجھوتے پر دستخط کر دیئے ہیں۔ اس معاہدے کے مطابق مواصلات کی سہولتوں کو بہتر بنانا اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کے اہلکاروں کو تربیت دینا ہے۔ اس نئے معاہدے پر ۳ کروڑ ڈالر خرچ آئیں گے۔ اس میں سے دو کروڑ دس لاکھ ڈالر ایران ادا کرے گا جس کا زیادہ تر مقصد سڑکوں کی تعمیر ہے تاکہ منشیات کے سمگلروں کو روکنے کے لئے نقل و حرکت میں تیزی کی جائے۔ پاکستان اس میں ۵۵ لاکھ ڈالر اور اقوام متحدہ کا ادارہ ۳۶ لاکھ ڈالر ادا کرے گا۔ اقوام متحدہ کے نمائندے نے کہا کہ یہ سمجھوتہ ایسے ہی مسائل کا شکار ملکوں کے لئے مثال ثابت ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ دنیا بھر کے ممالک کو مشترکہ طور پر ایسے ہی اقدامات کرنے چاہئیں۔

یمن کا جھگڑا

اگرچہ ۱۹۹۰ء میں جنوبی اور شمالی یمن کا اتحاد ہو گیا تھا اور اس وقت اس اتحاد کو بڑی پذیرائی ملی تھی۔ کہا گیا تھا کہ اس اتحاد کے ذریعے یمن جو دنیا کے غریب ترین ممالک کی فہرست میں آتا ہے اس کے حالات بہتر بنانے میں مدد ملے گی۔ لیکن گزشتہ چار سال کے عرصہ میں وہ لوگ جن کا جنوب سے یا شمال سے تعلق تھا اور کسی نہ کسی رنگ میں صاحب اقتدار تھے۔ وہ اس بات کا فیصلہ نہیں کر پائے کہ کام کس طرح کیا جانا چاہئے۔ وہ نہ غربت کا استیصال کر سکے اور نہ تعلیم کے سلسلے میں ان سے کوئی کام ہو پایا۔ حقیقت یہ ہے کہ اس ظاہری اتحاد کے باوجود خیالات میں اختلاف رہا اور اس لئے طریق کار میں بھی۔ شمالی یمن کا علاقہ جو جنوبی یمن کی نسبت زیادہ غریب ہے وہاں پر قبائلی جھگڑے بھی زیادہ ہیں۔ امید تو یہ کی جاتی تھی کہ جنوب کے ساتھ مل کر وہ اپنے قبائلی جھگڑوں کو بھی کم کر سکے گا۔ اور اپنی غربت کو بھی دور کرنے کے قابل ہو جائے گا۔ لیکن ایسا نہیں کیا جا سکا۔ ایک اور وجہ جو اس اتحاد کو کامیاب نہ بنانے کا باعث ہے وہ یہ ہے کہ شمالی علاقہ مذہب کے ساتھ زیادہ لگاؤ رکھتا ہے۔ اور جنوبی علاقہ نسبتاً مذہب سے کم لگاؤ رکھنے کی وجہ سے دوسروں سے مختلف ہے اور یہ علاقہ عربوں کی واحد مارکسسٹ یعنی کمیونسٹ ریاست کہلاتا ہے۔ جب یہ دونوں اکٹھے ہوئے اور جنوب کو سوویت یونین کی مدد ملنا بند ہو گئی تو جنوب کی بھی وہ کیفیت نہ رہی جو پہلے تھی۔ لیکن پھر بھی وہ اپنی کمیونسٹ پارٹی کو آگے بڑھانے کی کوشش کرتے رہے جو ایک

باقی صفحہ ۷ پر

ڈاکٹر ہارون شریف رندھاوا

پولیو - POLIOMYELITIS

پولیو ایک خطرناک وبائی مرض ہے جو کہ پولیو وائرس سے پھیلتا ہے۔ پولیو وائرس جو کہ Rnaviruse کی ایک قسم ہے' کی ہمارے جسم کی انتڑیوں میں افزائش ہوتی ہے جہاں سے یہ وائرس خون کے ذریعے پھر سارے جسم میں پھیل جاتا ہے اور مختلف اعضاء کی کارکردگی متاثر کرتا ہے۔ ان جسمانی اعضاء میں سے سب سے زیادہ خطرناک اثر ہمارے دماغی نظام اور حرام مغز کے خلیات پر ہوتا ہے جس کے نتیجہ میں یہ فالج جیسی مہلک اور خطرناک حالت اختیار کر لیتا ہے انہی حالات میں تقریباً ۱۰ فیصد پولیو کے مریضوں کی وفات بھی ہو سکتی ہے۔ یہ مرض عام طور پر چھوٹی عمر کے بچوں میں بکثرت ہوتا ہے۔

یورپ' مغربی دنیا میں اور دوسرے ترقی یافتہ ممالک جن میں جاپان اور آسٹریلیا بھی شامل ہیں حفاظتی ویکسن کے ذریعے اس مفلوج کر دینے والے بیماری کا مکمل صفایا کر دیا گیا ہے۔ تاہم افریقہ اور ایشیاء کے ترقی پذیر ممالک میں اب بھی ایک اندازے کے مطابق ہر سال قریباً ۲۰۰۰۰ افراد اس مہلک اور جان لیوا بیماری کا شکار ہو جاتے ہیں پاکستان میں بھی پچھلے دنوں ۲۷ اپریل کو قومی سطح پر پولیو کے خلاف مہم کے دوران کروڑوں بچوں کو حفاظتی ویکسن کے قطرے پلائے گئے ہیں۔ اس ضمن میں اقوام متحدہ کے ذیلی ادارے یونیسف اور WHO بھی حکومت کی مالی اور فنی امداد مہیا کر رہے ہیں۔ W.H.O جو کہ اقوام متحدہ کا ایک ذیلی ادارہ ہے نے پوری دنیا سے پولیو کے مکمل خاتمہ کا حدف ۲۰۰۰ء مقرر کیا ہے۔ اس طرح پولیو چیچک کے بعد وہ دوسری بیماری ہو گی کہ جس کو ایک باقاعدہ منصوبہ بندی کے تحت مکمل طور پر ختم کیا جا رہا ہے۔

جیسا کہ شروع میں عرض کیا گیا ہے کہ پولیو کا مرض ایک خاص قسم کے پولیو وائرس سے پھیلتا ہے اس وائرس کی خصوصیات یہ ہوتی ہیں کہ یہ جہاں ہمارے جسم کے مختلف اعضاء میں اپنی افزائش کرتا رہتا ہے وہاں یہ وائرس جسم کے باہر بھی مختلف جگہوں پر کافی دیر تک زندہ رہ سکتا ہے۔ مثلاً پانی' دودھ اور کھانے پینے کی اشیاء وغیرہ۔ جسم کے اندر یہ زیادہ تر ہمارے نظام انہضام کے اعضاء جیسے انتڑیوں ہی میں رہتا ہے۔ اس کی ایک خاصیت یہ بھی ہے کہ اس پر معدہ میں پائی جانے والی تیزابیت اور انتڑیوں میں موجود Bile کا کچھ اثر نہیں ہوتا جس کی وجہ سے یہ پاخانے میں جسم سے خارج ہو جاتا ہے۔ البتہ Pasturization یا دیگر کیمیائی مرکبات سے اس کو بے اثر بنایا جا سکتا ہے۔

پھیلاؤ پولیو کے وائرس جسم سے خارج ہونے کے بعد ماحول کی گندگی اور حفظان صحت کے اصولوں کی عدم پابندی کی صورت میں پینے والے پانی' کھانے میں استعمال ہونے والی خوراک اور دودھ وغیرہ میں شامل ہو کر صحت مند افراد کے جسموں میں منہ کے ذریعہ داخل ہو جاتے ہیں۔ پولیو کا مرض کھانے کے برتنوں اور مکھیوں کی وجہ سے بھی پھیلتا ہے۔ بعض سائنسدانوں کے نزدیک یہ سانس کی ہوا کے ذریعے بھی پھیل سکتا ہے لیکن ابھی تک اس بارے میں کوئی ٹھوس شواہد نہیں مل سکے۔ اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ پولیو کا مرض ان لوگوں کی وجہ سے پھیلتا ہے جن میں بظاہر اس مرض کی موجودگی کی کوئی علامات نہیں ہوتی ہیں!

علامات بیماری کی علامات کے طور پر اس کو تین گروپوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ ۱۔ پولیو وائرس سے متاثرہ قریباً ۹۵-۹۰ فیصد افراد میں ہمارے اندرونی جسمانی مدافعاتی نظام کی فعالیت کی وجہ سے صرف ہمارے جسم کے اندر موجودہ مختلف غدودوں کی سوزش کی علامات میں پائی جاتی ہیں۔ اس طرح کا مریض مدافعاتی نظام (immunity) کی وجہ سے پولیو کے مرض سے ہمیشہ کے لئے محفوظ ہو جاتا ہے۔ ۲۔ دوسرے گروپ میں ۵-۴ فیصد متاثرہ افراد میں اس کی بہت ہلکی قسم کی علامات پیدا ہو پاتی ہیں جیسے جسم کا ٹوٹنا اور فلو جیسی علامات۔ ۳۔ صرف ایک یا دو فیصد وائرس سے متاثرہ لوگوں میں یہ بیماری خطرناک صورت اختیار کر جاتی ہے۔ اس میں مریض کو سخت بخار جسم کا ٹوٹنا' گلے میں خراش' سر میں شدید قسم کا درد' الٹی اور گردن کے پٹھوں میں اکڑاؤ کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ ان شدید دردوں اور کھچاؤ کے فوراً بعد ہی بیماری فالج کی شکل اختیار کر لیتی ہے ایسی صورت حال میں مریضوں کا ہسپتال ہی میں صحیح اور مناسب علاج ممکن ہو سکتا ہے۔

بچاؤ۔ حفاظتی تدابیر جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے کہ یہ مرض جراثیم آلود پانی' دودھ اور کھانے پینے کی مختلف اشیاء کے کھانے سے پیدا ہوتا ہے اس لئے حفظان صحت کے اصولوں پر سختی سے عمل کرنا بہت ضروری ہے۔ والدین کو چاہئے کہ وہ اپنے بچوں کو تاکید کریں کہ رفع حاجت کے بعد اپنے ہاتھ صابن سے ضرور دھوئیں۔ ناخن وغیرہ کٹے ہوئے ہوں۔ دودھ کو بھی ابالنے سے اس وائرس کو ختم کیا جا سکتا ہے۔

ویکسن پوری دنیا میں پولیو کے روک تھام کے لئے ویکسن کا استعمال ہو رہا ہے۔ یہ ویکسن عموماً دو قسم کی ہوتی ہیں۔

۱۔ TIPY ویکسن:۔ یہ انجکشن کی شکل میں ہوتی ہے۔ فن لینڈ اور سویڈن میں اس کا استعمال کثرت سے ہوتا ہے۔

۲۔ TOPV ویکسن:۔ یہ وہ عام ویکسن ہے جو قطروں کی شکل میں ہوتی ہے۔ یہ پوری دنیا میں مقبول ہے۔ عام طور پر نوزائیدہ بچے کو ایک ایک ماہ کے وقفے سے تین دفعہ پلائی جاتی ہے۔

محمد اسماعیل منیر

محترم شیخ بشیر احمد صاحب

محترم شیخ بشیر احمد صاحب سے گذشتہ دس بارہ سالوں سے میرا قریبی تعلق رہا ہے کیونکہ وہ میرے زلف تھے اور ہم دونوں کی بیویاں اپنے والدین کی اولاد میں سے یہی دو بیٹیاں اب زندہ ہیں۔ بہنوں کا باہمی پیار ہوتا ہے وہ ایک دوسرے کے دکھ سکھ میں شامل ہونا کار ثواب سمجھتی ہیں۔ اس لئے ان کی ہر خوشی اور غمی میں شامل ہونے کا موقعہ ملتا رہا۔ ہر اہم موقعہ پر وہ دوسروں کے ساتھ ساتھ جماعت کا بھی خیال رکھتے اور جماعتی ترقی کے لئے کوشاں رہتے۔ بہت الحمد (نور) راولپنڈی کے قریب رہائش تھی نماز فجر اور مغرب میں تو باجماعت نمازوں کے لئے ضرور بیت میں تشریف لے جاتے درس وتدریس میں شامل ہوتے اور گھر میں واپس پہنچ کر دوسروں کو بھی جماعتی حالات سے آگاہ کرتے۔ نماز فجر سے کافی پہلے بیدار ہوتے اور تہجد کی اَدائیگی میں باقاعدگی اختیار فرماتے۔ میں جب بھی ان کے ہاں مہمان ہوتا تو ان کے بیدار ہونے پر مجھے بھی تہجد میں شامل ہونے کا موقعہ مل جاتا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ نماز ان کی روح کی غذا ہے اور اس کے بغیر ماہی بے آب کی طرح تڑپتے۔ اور جب تک نماز ادا نہ کر لیتے انہیں چین نہ آتا اور یہی رنگ ان کے گھر والوں پر چڑھا ہوا تھا۔ حتیٰ کہ مہمانوں کو بھی اپنے ساتھ نماز کے لئے بیت احمدیہ میں لے جاتے۔

روزانہ تلاوت قرآن مجید باقاعدگی سے فرماتے۔ دینی کتب کی جلدیں آپ کی لائبریری کی زینت تھیں۔ ان کا مطالعہ بھی جاری رہتا اور جب بھی میں حاضر ہوتا تو حاصل مطالعہ پر گفتگو فرماتے اور جب بھی اللہ تعالیٰ کوئی خوشخبری ظاہر فرماتا تو خوشی سے پھولے نہ سماتے ہر کسی سے اس کا ذکر ہوتا۔

اپنے پیارے امام سے بھی خوب محبت تھی ان کی ہر تحریک پر لبیک کہتے اپنے بڑے بیٹے توقیر احمد کو ڈاکٹر بنا کر حضرت صاحب کی تحریک نصرت جہاں کے لئے پیش کیا اللہ تعالیٰ نے محترم ڈاکٹر صاحب کو نصرت جہاں سکیم کے کانو کلینک (نائیجریا) میں پانچ چھ سال خوب خدمت کا موقعہ دیا۔ ہسپتال کے کام کو نہ صرف تیز کیا بلکہ بہت وسیع کر دیا جس کی وجہ سے جماعت کو کئی فوائد حاصل ہوئے۔ واپسی پر اب آپ کا احمد میڈیکل سنٹر ملتان روڈ لاہور پر نہایت کامیابی سے ترقی کی منازل طے کر رہا ہے دوسرے بیٹے تنویر احمد صاحب کو بھی جماعتی کاموں کی وجہ سے آرکیٹکٹ بنایا اللہ تعالیٰ اسے بھی خدمت سلسلہ کی بھی توفیق دے۔

محترم شیخ بشیر احمد صاحب کو قائد خدام الاحمدیہ اور زعیم انصار اللہ کے طور پر بھی جماعتی خدمات کا موقع ملتا رہا اور جماعت احمدیہ راولپنڈی کے محاسب کے عہدہ پر کئی سال کام کرنے کی توفیق پائی۔

میرا مشاہدہ ہے کہ وہ ہر چھٹی کے دن جماعتی حسابات کے بڑے بڑے رجسٹر لے کر بیٹھتے تھے اور مفوضہ کام کو مکمل کر کے ہی اٹھتے تھے دعائیں کرنے والے بزرگ بھائی تھے ہر مشکل کے وقت بلکہ بچے اور بچیوں کے رشتوں کے وقت دعاؤں پر ہی ان کا انحصار ہوتا تھا۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کے پانچوں بچے شادی کے بعد خوشحال زندگیاں گزار رہے ہیں۔ دعاؤں میں تیزی پیدا کرنے کی خاطر گزشتہ دسمبر میں قادیان کے جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے مع اہلیہ پہنچے وہاں ان کا قیام میرے ساتھ میرے بھائی ماسٹر محمد ابراہیم صاحب کے ہاں تھا وہاں سے بیت المبارک اور بیت

باقی صفحہ ۶ پر

حمیدہ خاتون اہلیہ عبدالرشید رازی

مکرم حافظ محمد عبداللہ صاحب

میرے والد محترم حافظ محمد عبداللہ صاحب خاندان بھر کے لئے ایک قیمتی وجود کی کمی چھوڑ کر ۲۶ جون ۱۹۷۹ء کو خالق حقیقی سے جا ملے۔ آپ ایک دیندار گھرانے سے تعلق رکھتے تھے۔ نہایت متقی' نماز و روزہ کے پابند تہجد گذار اور خدا رسیدہ انسان تھے۔ آپ خدا تعالیٰ پر بہت زیادہ توکل کرتے تھے ہر پریشانی اور مشکل میں ان کے منہ سے یہی کلمہ جاری ہوتا تھا کہ "اللہ مالک ہے" آپ کی زندگی نیکی اور تقویٰ میں بسر ہوئی۔

آپ نے امامت ثانیہ میں بیعت کی سعادت حاصل کی۔ احمدیت کی طرف سفر کی روئیداد آپ کی زبانی سنیں۔

والد صاحب تحریر کرتے ہیں:۔

میری تاریخ پیدائش ۱۸۹۸ء ہے چونکہ والد صاحب مکرم میاں امام دین صاحب کو دینی تعلیم سے زیادہ رغبت تھی اس لئے انہوں نے میرے ہوش سنبھالتے ہی مجھے قرآن حفظ کروایا۔

لدھیانہ کے اس مدرسہ میں ایک معلم مولوی روشن دین صاحب چند بچوں کو سبق دیا کرتے تھے۔ ان کے نام رسالہ السنۃ آتا تھا جو کہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کی زیر ادارت شائع ہوتا تھا۔ میں اس وقت تک اردو لکھنا پڑھنا سیکھ چکا تھا اور چونکہ مدرسہ میں میرے سوا اردو پڑھنے والا اور کوئی طالب علم نہ تھا اس لئے وہ مجھے پڑھنے کے لئے کہتے تھے اور میرا یہ اولین فرض ہوتا تھا کہ ان کو پڑھ کو سناؤں۔

جب میں نے قرآن شریف پورا حفظ کر لیا تو اسی سال خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ماہ رمضان میں مجھے نماز تراویح کے دوران قرآن شریف سنانے کا موقع ملا۔ چونکہ والد صاحب اپنے بچوں میں دینی اور دنیاوی دونوں تعلیموں کو فروغ دینا چاہتے تھے جب میں نے ۳۰ مارچ ۱۹۱۲ء کو مڈل کا امتحان پاس کر لیا تو گھر سے پانچ چھ میل دور ایک گاؤں میں جہاں مذہبی کتابیں عربی' فارسی وغیرہ کا درس دیا جاتا تھا چند ہفتے گذارے۔

۱۹۱۵ء میں میری پہلی شادی ماموں زاد سے ہوئی اور ساتھ ہی ملازمت کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ ۱۵ نومبر ۱۹۱۸ء کو میرا تبادلہ ہائی سکول راہوں نوالی میں کر دیا گیا۔ وہاں پر میرے استاد قاضی فضل محمد صاحب ہوسٹل کے انچارج تھے میں ان کے پاس ٹھہر گیا۔ رات کا کھانا کھانے کے بعد قاضی صاحب کہنے لگے میں آپ کو ایک نصیحت کرتا ہوں اس پر کاربند رہنا ضروری ہے۔

"یہاں پر ایک فرقہ ہے جو نمازیں بھی پڑھتا اور ایک کتاب پڑھ کر سناتے ہیں ان کی بات بالکل نہیں سننا چونکہ وہ کافر ہیں"۔ میں ان کی یہ بات سن کو حیرت میں ڈوب گیا اور تقریباً ۳-۴ گھنٹے اس انکشاف کی حیرانگی میں مجھے نیند نہ آئی۔

صبح میں ہیڈ ماسٹر کے دفتر پہنچا اور اپنا حکم نامہ دکھا کر چارج کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے سیکنڈ ہیڈ ماسٹر مولوی رحیم بخش صاحب کو میرے ہمراہ کیا اور کہا کہ انہیں اپنی جماعت کا ادنیٰ فریق دیکر مجھے رپورٹ دیں۔ سکولوں کے درمیان چھ فرلانگ کا فاصلہ تھا۔ راستہ میں مولوی صاحب میرے خاندانی حالات معلوم کرنے کی کوشش کرتے رہے۔ باتوں باتوں میں میں نے قاضی صاحب کی رات والی نصیحت کو دھرایا۔ واپسی پر انہوں نے مجھ سے رہائش کے بارے میں پوچھا اور بہتر رہائش کا انتظام کیا۔

اسی دن میں تفریح کے دوران میں نماز ظہر کی ادائیگی کے لئے ہائی سکول سے ملحق خانہ خدا میں چلا گیا۔ وہاں دیکھا کہ تقریباً ۲۰-۲۵ لڑکے وضو کر کے سنتیں پڑھ رہے ہیں۔ اور سیکنڈ ہیڈ ماسٹر مولوی رحیم بخش صاحب نے امامت کے فرائض سرانجام دیئے۔ اسی طرح عصر کی نماز بھی ہم سب نے مولوی صاحب کی اقتداء میں ادا کی۔ یہ دونوں وقتوں کی ادائیگی نماز کو چوکیدار ریسٹ ہاؤس دیکھ رہا تھا۔ اس نے ہوسٹل انچارج قاضی صاحب سے کہا کہ تم تو کہتے تھے کہ یہ اہل سنت والجماعت سے تعلق رکھتا ہے۔ اس نے تو دونوں نمازیں مولوی رحیم بخش صاحب کی اقتداء میں پڑھی ہیں۔ یہ تو پکا مرزائی معلوم ہوتا ہے۔ پھر ہوسٹل میں رات کے کھانے کے دوران قاضی صاحب کہنے لگے کہ میں اس کے ساتھ کھانا نہیں کھاؤں گا۔ مجھے الگ برتن میں ڈال کر دو۔ یہ کافر ہو گیا ہے اور مرزائیوں کے پیچھے نماز پڑھتا ہے۔

اس کے بعد مولوی رحیم بخش صاحب نے مجھے ازالہ اوہام پڑھنے کے لئے دی میں نے اس کا مطالعہ کیا خدا تعالیٰ کا فضل شامل حال رہا۔ ہوسٹل انچارج قاضی صاحب کو جب علم ہوا کہ یہ ان کے ساتھ مل گیا ہے۔ ان کی کتابوں کا مطالعہ کرتا ہے تو انہوں نے ایک لمبا چوڑا خط میرے بھائیوں کے نام تحریر کیا۔ کہ حافظ دین چھوڑ گیا ہے۔ قرآن بھول چکا ہے یہ ایک نئے فرقہ میں داخل ہو گیا ہے۔ گویا مرتد ہو گیا ہے اب اس کے ساتھ کھانا پینا منع ہے اور بات چیت بھی بڑی بات ہے؟ غرض اپنے قلم سے زیادہ سے زیادہ سلسلہ کے خلاف باتیں خط میں تحریر کیں۔

اسی سال دسمبر کی تعطیلات میں جب میں گھر آیا تو گھر کا نقشہ ہی بدلا ہوا تھا کوئی مجھ سے بات کرنا پسند نہیں کرتا تھا والدہ محبت کی وجہ سے رو رہی تھیں اور کہتی تھیں۔ میرے بیٹے تجھے کیا ہو گیا ہے تو کس کے قابو میں آگیا ہے غرض خاصے دن میں نے پریشانی میں گذارے پھر میں راہوں واپس چلا آیا۔

۱۹۱۹ء کے شروع میں حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے ارشاد کے مطابق جب مولوی رحیم بخش صاحب جن کا نام بعد میں حضرت صاحب نے عبدالرحیم رکھا جو عبدالرحیم درد صاحب کے نام سے مشہور ہوئے۔ وہ ملازمت ترک کر کے قادیان چلے گئے تھے وہ لندن جانے کے لئے تیار ہوئے تو جاتے ہوئے مجھے نصیحت کی کہ مارچ میں سالانہ جلسہ ہو رہا ہے اس میں آپ ضرور شامل ہوں۔ چنانچہ میں تین یوم کی رخصت لے کر ہمراہ قافلہ بذریعہ ریل گاڑی قادیان پہنچا حضرت امام جماعت الثانی کو دیکھنے کی اس قدر تڑپ تھی کہ جو بھی بزرگ ملتا تو میں اپنے ساتھی سے پوچھتا کہ کیا حضرت صاحب یہی ہیں تو وہ جواب دیتے کہ حضرت صاحب کی ملاقات جمعہ کے وقت ہو گی۔ چنانچہ بیت النور میں نماز جمعہ کے وقت میرے ساتھی نے مجھے امام کے پیچھے دوسری قطار میں بٹھا دیا کہ جب حضرت صاحب تشریف لائیں تو اس وقت ملاقات ہو جائے۔ چنانچہ جب حضرت صاحب تشریف لائے تو میرے ساتھی نے میرا نام بتایا اور میں نے حضرت صاحب سے مصافحہ کیا۔ نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد حضرت صاحب سٹیج پر تشریف لے آئے۔

مولوی عبدالرحیم درد صاحب نے میری ملاقات حضرت صاحب کے ساتھ سٹیج پر کروائی۔ حضرت صاحب نہایت ہی مشفقانہ' محبت بھرے انداز اور کریمانہ لہجہ میں میرے گھر کے حالات معلوم کرتے رہے۔ جمعہ کی شام کو جب بیعت کا اعلان ہوا تو میں نے بھی حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر دستی بیعت کی۔ اس طرح میں احمدیت میں داخل ہو گیا۔

اسی سال یکم مئی ۱۹۱۹ء کو میں نے سنٹرل ٹریننگ کالج لاہور میں ایس وی میں داخلہ لے لیا۔ جب موسم گرما کی تعطیلات میں گھر آیا تو میرے بھائیوں کی طرف سے قبول احمدیت کی وجہ سے شدید مخالفت ہوئی۔ حتیٰ کہ میں اپنی والدہ سے رات کے وقت چوری چھپے مل کر آتا تھا لیکن میں نے مخالفت کے باوجود اپنے بھائیوں کی مالی اور اخلاقی مدد کے ساتھ ساتھ ان کے لئے بہت زیادہ دعا کی۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل و کرم نے ان کے دل بدلے اور بڑے بھائی ماسٹر عبدالکریم رازی صاحب نے یکم مئی ۱۹۲۷ء کو بیعت کی اور پوری زندگی پورے خلوص اور لگن سے احمدیت سے وابستہ رہے۔ میری دوسری شادی ایک رویاء کا مظہر تھی۔

خاکسارہ عرض کرتی ہیں کہ ہم خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے چھ بھائی اور دو بہنیں ہیں۔ اس خیال کے پیش نظر کہ "بچے کی پہلی درسگاہ ماں کی گود ہوتی ہے" والد صاحب نے شادی کے بعد والدہ کو مزید زیور تعلیم سے آراستہ کرایا انہیں ٹریننگ دلوائی اور والد صاحب کے تعاون سے انہوں نے سروس بھی کی اور والد صاحب کی زندگی میں ہی ریٹائرڈ ہوئیں۔

والد صاحب نے ہم سب کو احمدیت سے گہری وابستگی کا بہترین سبق دیا ہے۔ چندوں کی بروقت ادائیگی کرتے تھے۔

والد صاحب کبھی بھی بیکار وقت ضائع نہیں کرتے تھے۔ بچوں کی خوشحالی کے لئے کسی بھی جائز کام کے کرنے کو عیب نہ سمجھتے تھے۔ ٹیچنگ کے ساتھ ساتھ اگر کبھی گورنمنٹ کا ٹھیکہ بھی ملتا تو لے لیتے۔

پاکستان بننے کے بعد چیچکی میں والد اور والدہ دونوں کو سروس ملی۔ والد صاحب وہاں کی جماعت کے صدر تھے اور جمعہ بھی ہمارے گھر پر ہوتا تھا۔ نڈر بنکر احمدیت کی مخالفت کا سامنا کیا۔ ان کی سٹیشنری کی دوکان جس میں بعض جماعتی کتب بھی تھیں جو کہ پاکستان بننے سے پہلے کی تھیں ۱۹۷۴ء میں جلا دی گئی ان کتب کے ضائع ہونے کا والد صاحب کو بہت دکھ تھا۔

آپ جب بھی ربوہ میرے پاس تشریف لاتے تو آپ کی ہر بات میں نصیحت و تربیت کا رنگ ہوتا میں جب کبھی آپ کو دعا کے لئے کہتی تو آپ کا جواب ہوتا کہ میرے لئے بھی دعا کرو کہ "میرا خاتمہ بالخیر ہو" خدا تعالیٰ کے فضل سے سوائے چند دن کی بیماری کے آپ نے کوئی زیادہ تکلیف نہیں اٹھائی اور اپنے حقیقی مولا سے جا ملے۔ موصی ہونے کی وجہ سے آپ کا جنازہ ربوہ لایا گیا اور قبر تیار ہونے پر موجودہ امام جماعت احمدیہ الرابع جو کہ اس وقت خدام الاحمدیہ کے صدر تھے نے دعا کرائی۔ احباب جماعت سے میرے والد صاحب کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

بقیہ صفحہ ۵

الدعا جانے پر ایک دو منٹ لگتے تھے چنانچہ انہوں نے اس سہولت سے خوب خوب فائدہ اٹھایا بلکہ اگلے سال کے لئے ایک بڑا کمرہ بک کروا آئے کہ میں اپنے سارے بچوں کو لے کر آؤں گا تا وہ بھی قادیان کے ماحول کی برکات سے مستفید ہوں۔ مگر خدا

کو کچھ اور ہی منظور تھا خدا کرے کہ ان کے بچے اپنے عظیم باپ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے انسانیت اور احمدیت کی خدمت میں پیش پیش رہیں۔ اور احمدیت کی شاندار ترقیات میں حصہ دار بنیں۔ اور اپنی والدہ کی خدمت کر کے جنت کے وارث بنیں۔

بقیہ صفحہ ۳

حیران ہوں کہ قتل کا مقدمہ در پیش ہے مگر پھر بھی جھوٹ بولنے پر آمادہ نہ ہوئے۔ حالانکہ مقدمہ دائر کرنے والے عیسائی تھے اور جس حاکم کی عدالت میں یہ مقدمہ تھا وہ بھی عیسائی تھا اور حضرت صاحب کے مخالفین جن میں عیسائی ہندو اور غیر از جماعت سبھی شامل تھے۔ حضرت صاحب کو اس مقدمہ میں سزا دلانے کی پوری پوری کوشش کر رہے تھے لیکن ان تمام حالات کو دیکھنے کے باوجود حضرت صاحب سچ پر قائم رہے اور جھوٹا بیان دینے کے لئے کسی حالت میں بھی تیار نہ ہوئے اور بالا خر اللہ تعالیٰ نے سچ بولنے کی برکت سے ہی آپ کو اس مقدمہ سے عزت کے ساتھ بریت بخشی۔

تعلیم الاسلام سکول کا قیام ۱۸۹۸ء کی ابتداء میں حضرت صاحب نے مدرسہ تعلیم الاسلام کے نام سے ایک سکول جاری فرمایا اس سکول کے پہلے ہیڈ ماسٹر شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی مقرر ہوئے۔ اس سکول کی غرض حضرت صاحب نے یہ بیان فرمائی تاکہ احمدی بچے دنیوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دین کی تعلیم بھی حاصل کریں۔ اور بڑے ہو کر دین حق کے سچے پیرو اور حقیقی احمدی بنیں اور دین حق کی خدمت کرنے والے ثابت ہوں۔

اخبار الحکم اور بدر کا اجرا جماعت احمدیہ کا سب سے پہلا اخبار الحکم ۱۸۹۷ء میں جاری ہوا۔ اس کے مالک اور ایڈیٹر حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی تھے۔ پہلے یہ اخبار امرتسر سے جاری کیا گیا مگر اگلے ہی سال یعنی ۱۸۹۸ء میں یہ امرتسر سے قادیان منتقل ہو گیا۔ اس کے بعد ۱۹۰۲ء میں ایک اور اخبار بدر جاری ہوا۔ اس کے ایڈیٹر حضرت مفتی محمد صادق صاحب تھے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تقریریں اور گفتگو اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ابتدائی تاریخ کے اہم واقعات کو محفوظ کرنے میں ان دونوں اخباروں نے خاص حصہ لیا۔

بقیہ صفحہ ۴

لحاظ سے اتحاد کے مفادات کے منافی سمجھا گیا۔ اسی قسم کی وجوہات اکٹھی ہو کر اب جھگڑے کا باعث بن گئی ہیں اور اب جھگڑا اس حد تک پہنچ گیا ہے کہ یمن دنیا کے مختلف حصوں سے الگ تھلگ ہو گیا ہے اور اس کے صدارتی محل سے آگ کے شعلے بھڑک رہے ہیں۔

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کار پرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی بہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کار پرداز-ربوہ

مسل نمبر ۲۹۵۱۰ میں سیدہ ذاکرہ تسنیم زوجہ فضل اللہ طارق قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دار الرحمت شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۳-۱۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) حق مہر دس ہزار روپے (۲) طلائی زیور ۲۲۹ گرام مالیتی ۸۳۵۸۵ روپے اس وقت مجھے مبلغ یکصد/۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ سیدہ ذاکرہ تسنیم ۲۰/۲۵ دار الرحمت شرقی ربوہ گواہ شد نمبر ۱ چوہدری عنایت اللہ وصیت نمبر ۱۰۶۸۹ گواہ شد نمبر ۲ فضل اللہ طارق وصیت نمبر ۲۶۱۱۲ خاوند موصیہ

مسل نمبر ۲۹۵۱۱ میں سید محمود اسلم ولد سید احسن شاہ صاحب قوم سید پیشہ معلم عمر ۲۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۵/۱۱ دار الصدر غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۱-۱۶ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ سائیکل مالیتی ۷۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ دو صد پچاس روپے ماہوار بصورت وظیفہ ٹریننگ معلم وقف جدید مل رہے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد سید محمود اسلم ۵/۱۱ دار الصدر غربی ربوہ گواہ شد نمبر ۱ سید احسن شاہ والد موصی گواہ شد نمبر ۲ محمد رفیع ناصر واقف زندگی ۱۰/۳۵ فیکٹری ایریا ربوہ

مسل نمبر ۲۹۵۱۲ میں محمد اسلم ولد منیر احمد صاحب قوم چھینا جٹ پیشہ ملازمت عمر ۳۶ سال ۳ ماہ بیعت ۱۹۷۵ء ساکن شیخوپورہ حال جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۱۰-۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ بارہ سو مارک ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد اسلم ناصر۔ گواہ شد نمبر ۱ منظور احمد ولد ڈاکٹر منور احمد جرمنی گواہ شد نمبر ۲ چوہدری محمد حسین ولد مہر محمد جرمنی

مسل نمبر ۲۹۵۱۳ میں یاسمین اسلم زوجہ محمد اسلم ناصر قوم چھینا جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال ۲ ماہ ۲۵ دن بیعت پیدائشی احمدی ساکن شیخوپورہ حال جرمنی ضلع بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۱۰-۱ بتاریخ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زیور طلائی مالیتی ۲۹۳۰ مارک (۲) حق مہر ۳۰۰۰ روپے بذمہ خاوند محترم اس وقت مجھے مبلغ یکصد مارک روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ یاسمین اسلم جرمنی گواہ شد نمبر ۱ منظور احمد ولد منور احمد جرمنی گواہ شد نمبر ۲ چوہدری محمد حسین ولد مہر محمد جرمنی

مسل نمبر ۲۹۵۱۴ میں پروفیسر رجب الدین احمد ولد شکور محمود صاحب قوم Mandal پیشہ ٹیچنگ عمر ۴۶ سال بیعت مارچ ۱۹۷۴ء ساکن بنگلہ دیش بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۱-۶-۶ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زرعی زمین ۶۶ ڈسمیل مالیتی۔ ۲۶۴۰۰ ٹکہ (۲) Village ہوم ۹ ڈسمیل مالیتی ۱۵۰۰۰ ٹکہ (۳) اربن ہاؤس ۳ ڈسمیل مالیتی ۱۰۰۰۰۰ ٹکہ اس وقت مجھے مبلغ ۸۰۰ ٹکہ + ۴۸۰۰ ٹکہ ماہوار بصورت کرایہ مکان و ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد پروفیسر رجب الدین احمد بنگلہ دیش گواہ شد نمبر ۱ عبد العزیز صادق وصیت نمبر ۱۶۹۶۵ گواہ شد نمبر ۲ صالح احمد ولد محمد صاحب ڈھاکہ بنگلہ دیش

بقیہ صفحہ ۱

یکدم ڈوب جائے پیشانی ٹھنڈی ہو جائے۔ محض سانس بھی باقی رہ جائے تو کوئی ٹیکہ اتنا زود اثر نہیں ہوتا جتنا کاربو ویج ہو۔ بے حد زود اثر دوا ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ اگر ڈاب یعنی ناریل مل جائے تو اس کا پانی اس موقع پر بے حد فائدہ مند ہوتا ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ محبت و پیار کے ساتھ بنگلہ دیش کے افراد کی مدد کے لئے نکلیں۔ انسانیت کے دکھ درد دور کرنے کے لئے کوششیں کریں۔

پتہ درکار ہے

○ مکرمہ سیدہ بشریٰ بیگم بنت سید کرم شاہ صاحب وصیت نمبر ۱۹۸۵۶ نے تلونڈی راہوالی ضلع گوجرانوالہ سے وصیت کی تھی موصیہ نے بعد میں کراچی میں رہائش اختیار کر لی۔ موصیہ کے موجودہ ایڈریس کی ضرورت ہے۔ اگر کسی کو موصیہ کے موجودہ ایڈریس کا علم ہو یا وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو اپنے موجود ایڈریس سے دفتر ہذا کو مطلع فرماویں۔

(سیکرٹری مجلس کار پرداز)

ہومیو پیتھی کی ضرورت اور فہم اب عام ہے لہذا آپ کو **گھریلو ڈسپنسری** کی ضرورت ہے

ایک بڑی کتاب کے سائز کا بکس جس میں ایکونائٹ، بیلاڈونا، آرسینک، سلفر اور پلسٹلا وغیرہ جیسی 48 اہم ادویات کے علاوہ بخار زکام، پیٹ کی خرابی اور سر درد وغیرہ کیلئے تیار نسخے بھی موجود ہیں قیمت/۵۰۰ + ڈاک خرچ نیز اضافی قیمت کے ساتھ ڈاکٹر عابد حسین صاحب کی انتہائی اہم اور آسان کتاب ہومیو گائیڈ اور میٹریا میڈیکا بھی ساتھ منگوائی جا سکتی ہیں۔

فون: 04524-771 / 04524-211283
فیکس: 04524-212299

کیور ٹو میڈیسن کمپنی ڈاکٹر راجہ ہومیو، گولبازار ربوہ

خبریں

ربوہ: 15- مئی-1994ء
گرمی پھر سے بڑھ رہی ہے۔
درجہ حرارت کم از کم 12 درجے سنٹی گریڈ اور زیادہ سے زیادہ 34 درجے سنٹی گریڈ

○ پانی اور بجلی کے وفاقی وزیر ملک غلام مصطفیٰ کھر نے کہا ہے کہ بہت سے لوگ بلاجواز کالاباغ ڈیم کے مخالف ہیں۔ صدر سے کالاباغ ڈیم بنانے کا اعلان کرنے کی درخواست کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ یہ قوم کی بقا اور سلامتی کا مسئلہ ہے۔ اپوزیشن سے مذاکرات کے بارے میں انہوں نے کہا کہ نواز شریف نے وقت مانگا ہے تاکہ افہام و تفہیم سے اس کام کا آغاز کیا جاسکے۔ انہوں نے کہا کہ انہوں نے واپڈا سے کرپشن ختم کرنے کے لئے تین ماہ کا وقت دیا ہے۔ اگر عملے نے خود کو ٹھیک نہ کیا تو ایسا ایکشن لوں گا کوئی بھی نہیں بچ سکے گا۔

○ وزیر خارجہ سردار آصف احمد علی نے کہا ہے کہ پریسلر ترمیم سے بھارت کو ویٹو کا حق مل گیا ہے۔ امریکہ اور پاکستان تعلقات کی بہتری پر متفق ہیں امریکہ اس سلسلے میں مساوی سلوک کرے گا۔ دونوں ملک جنوبی ایشیا کو ہتھیاروں سے پاک کرنے کے بتدریج عمل پر متفق ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ایٹمی پروگرام پر کوئی دباؤ نہیں ہے۔

○ سرحد کے وزیراعلیٰ آفتاب احمد خان شیرپاؤ نے کہا ہے کہ نواز شریف سرحد سے خالی ہاتھ گئے ہیں۔ آئندہ بھی ناکام ہوں گے۔ صابر شاہ اب بھی اپنی اکثریت ثابت نہیں کر سکتے۔

○ کراچی میں ایک مسجد پر بم سے حملہ ہوا دوسری پر فائرنگ کی گئی۔ شرپسندوں نے کراچی مشرقی کے علاقے گلشن اقبال میں ایک امام بارگاہ اور دارالعلوم پر اس وقت دستی بم سے حملہ کیا جب وہاں فجر کی نماز ہونے والی تھی۔ اس سے پانچ گھنٹے قبل پیر آباد کے علاقے میں سپاہ صحابہ کے حامیوں کی ایک مسجد پر شرپسندوں نے چلتی کوچ سے اندھا دھند گولیاں برسائیں۔ ایک تیسرے واقعہ میں سپاہ صحابہ کے ایک سرگرم رکن کو نامعلوم افراد نے فائرنگ کرکے شدید زخمی کر دیا۔

○ مسٹر غلام مصطفیٰ کھر نے قومی حکومت کے قیام کی قیاس آرائیوں پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ "یہ ہو سکتا ہے" لیکن اس بات کا جواب وزیراعظم صاحبہ دیں گی۔

○ ایم کیو ایم کا دہشت پسند گروپ بلیک ٹائیگر گرفتار کر لیا گیا ہے۔ سرغنہ سمیت ۱۰ افراد کو گرفتار کر لیا گیا ہے ان سے اسلحہ کے علاوہ وائرلیس سیٹ بھی برآمد کر لیا گیا ملزمان بلدیہ کراچی عباسی شہید ہسپتال اور کراچی سٹیل کے ملازم ہیں۔

○ ایم کیو ایم نے کہا ہے کہ گرفتاریاں اور چھاپے ختم ہوں گے تو بات چیت شروع ہو گی۔

○ کالا باغ ڈیم کے بارے میں ریفرنڈم کرانے کی تجویز سے وزیراعظم بے نظیر نے اتفاق نہیں کیا۔

○ ضلع لاہور میں موٹر سائیکل پر دوہری سواری پر پابندی لگا دی گئی دفعہ ۱۴۴ کے تحت جاری کردہ یہ حکم فوری طور پر نافذ العمل ہو گا۔

○ مسٹر آصف علی زرداری مسٹر الطاف حسین سے بات چیت کے لئے مفاہمت کا ایک پیکیج لے کر لندن چلے گئے ہیں۔

○ پنجاب کے وزیراعلیٰ مسٹر منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ نواز شریف ڈرامہ بازی جانے دیں۔ وٹو اب کبھی نواز شریف سے نہیں ملے گا۔ انہوں نے کہا کہ شریف فیملی کی موجودگی میں مسلم لیگ اکٹھی نہیں ہو سکتی۔

○ ملک غلام مصطفیٰ کھر نے کہا ہے کہ ہمیں ایٹم بم کی نہیں نئے ڈیم بنانے کی ضرورت ہے۔ کالا باغ ڈیم سمیت تمام ڈیم بنا کر ہی جھگڑے اور بھوک پیاس کا خاتمہ ممکن ہے۔

○ بھارتی وزیراعظم نرسمہاراؤ سات روزہ دورے پر امریکہ روانہ ہو گئے ہیں۔

○ وزیراعظم بے نظیر بھٹو نے پاک بحریہ کے سربراہ سے گفتگو میں کہا ہے کہ پاک بحریہ کو تمام سہولتیں فراہم کی جا رہی ہیں۔ ہمیں اپنی افواج پر فخر ہے۔

○ صوبائی وزیر قانون نے کہا ہے کہ اپوزیشن نے مرکز میں صلح نہ ہونے پر پنجاب میں اسمبلی کا بائیکاٹ کر دیا ہے۔ صوبائی اسمبلی کا اجلاس حزب اختلاف نے رسمی طور پر بلایا۔ حکومت کو لاکھوں روپے کے اخراجات کرنا پڑے۔ پھر حکومت کا موقف سنے بغیر بائیکاٹ کر دیا۔

○ بتایا گیا ہے کہ مہران بینک نے اپنے سرمایہ سے ۱۰ گنا زیادہ مالیت کے سات یونٹوں کی مالی ضمانتیں دیں۔ بینک کا سرمایہ ۱۰۰ ملین ہے۔ یونٹوں کے لئے ۹۸۷ ملین کی ضمانتیں دی گئیں ان میں سے ۳۳۷ ملین ادا ہوئے ہیں تاحال ۶۵۰ ملین یعنی ۶۵ کروڑ روپے بقایا ہے۔

○ وزیراعلیٰ پنجاب مسٹر منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ پی ڈی ایف کا اتحاد کبھی ختم نہیں ہو گا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ اپوزیشن جمہوری ادارے ختم کرنا چاہتی ہے۔

○ تھر (سندھ) میں ہولناک طوفان آنے سے کئی افراد ریت میں زندہ دفن ہو گئے۔ بہت سے مکانات تباہ ہو گئے۔

○ انگریزی روزنامے دی نیوز کے سینئر ایڈیٹر رانا جاوید کو لاہور میں قتل کر دیا گیا۔

○ ملتان میں آندھی اور طوفانی بارش سے ۳ افراد ہلاک اور ۱۵ زخمی ہو گئے۔

○ وائس آف امریکہ نے تبصرہ کیا ہے کہ پیپلز پارٹی اور جونیجو لیگ کے اتحاد میں رخنے پیدا ہوتے نظر آ رہے ہیں۔ سینٹ میں بھی جونیجو لیگ کے ارکان اپوزیشن کی لائن اختیار کر رہے ہیں۔ طارق چوہدری سرتاج عزیز کے ہم نوا ہو گئے ہیں۔ میر افضل کا دوبارہ پیپلز پارٹی کے زیر اثر آنا مشکل ہو گیا ہے۔

○ سندھ میں ٹنڈو آدم کے قریب ایک ڈاکو نے تاوان کی عدم ادائیگی پر ایک زمیندار غلام حسین ابڑو کا گھر نذر آتش کر دیا۔ ڈاکوؤں کی فائرنگ سے ایک دیہاتی زخمی ہو گیا۔

○ تمام اسرائیلی فوجیوں کے غزہ اور جریکو کے فلسطینی علاقے سے نکلنے کے بعد اس علاقے میں فلسطینی پرچم لہرا دیئے گئے ہیں اس علاقے میں جشن کا سا سماں ہے۔

○ نوابزادہ نصراللہ خان نے کہا کہ کراچی آپریشن میں طویل عرصہ تک مصروف رکھنے سے فوج کا وقار مجروح ہو رہا ہے۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ بجٹ آئے گا تو غریب عوام کی آنکھیں کھل جائیں گی۔ انہوں نے کہا کہ حکمرانوں کے ظلم کا پردہ اسمبلی کے اجلاس میں چاک کروں گا۔

○ شمالی یمن کی فوج نے نائب صدر کے ہیڈ کوارٹر پر قبضہ کر لیا ہے۔ شمالی علاقے میں مقیم صدر کی فوج اور جنوبی علاقے میں مقیم نائب صدر کی فوجوں کے درمیان جنگ ہو رہی ہے۔ جنوبی یمن کی فوجیں زبردست مزاحمت کر رہی ہیں اس کے باوجود صدر کی فوجیں مشہور شہر اور بندرگاہ عدن کی طرف پیش قدمی کر رہی ہیں۔

○ امریکی سینیٹ نے بوسنیا پر سے ہتھیاروں کی پابندی ختم کرنے کی قرارداد منظور کر لی ہے۔ جواباً روس نے کہا ہے کہ سربیا پر سے ہتھیاروں کی پابندی ختم کی جائے۔

ضرورت ملازم

○ گھریلو کام کے لئے ایک کل وقتی ملازم کی ضرورت ہے۔ عمر چالیس سال سے کم ہو۔ شرائط اور مشاہرہ بالمشافہ طے کریں۔ سائیکل چلانا جانتے ہوں۔ صدر صاحب محلہ کی سفارش کے ساتھ آویں۔

(رابطہ معرفت الفضل)

دانتوں کا معائنہ مفت
احمد ڈینٹل کلینک
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ
۴ بجے تا ۸ بجے شام
ڈینٹسٹ
رانا مدثر احمد

احمد انٹرنیشنل
فون: 211440 211550
احمد ٹریولز انٹرنیشنل اندرون ملک یا انٹرنیشنل سفر کیلئے کسی بھی ایئر لائن کی ارزاں ٹکٹوں اور بہترین خدمت کیلئے کامیاب ادارہ
احمد پراپرٹی ایکسچینج ہر قسم کی رہائشی و کاروباری جائیداد کی خرید و فروخت و کرایہ پر لین دین کیلئے تشریف لائیں
۱۳ الناصر مارکیٹ بالمقابل ایوان محمود ربوہ

ربوہ میں ہر ماہ کی ان تاریخوں میں
5 . 6 . 7
حکیم صاحب مطب فرماتے ہیں
نرینہ اولاد سے محروم بے اولاد دکھی عورتوں کیلئے
دکھی مخلوق کی خدمت میں مصروف
ہوالشافی
۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
پُرامید واحد علاجگاہ
دواخانہ حکیم نظام جان
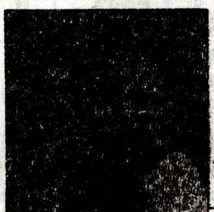
اقصیٰ چوک ربوہ فون 212355
218527
حکیم انوار احمد جان ابن حکیم نظام جان
پوسٹ بکس 222 چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
ملتان میں ہر ماہ کی 25 تا 28 تاریخ کو
کراچی میں ہر ماہ کی ان تاریخوں میں
12 تا 15
حکیم صاحب مطب فرماتے ہیں۔